سوال

(275) نماز میں پیروں کا ملانا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

قیام نماز میں مقتدیوں کو پیر کے انگوٹھے سے انگوٹھا ملانا اور ایک شانے سے دوسرا شانہ ملانا تو چاہیے۔ لیکن رکوع سجود کے وقت پر جب اپنی جگہ سے فرق ہوجاتا ہے۔ تو دوسری رکعت میں قیام کے وقت پیر کو سرکا کر ملالینا کیا ہے یہ فعل کبیرہ میں داخل ہے۔ کہ نہیں اور اس فعل سے نماز میں ہرج ہونا واقع ہوتا ہے کہ نہیں۔ یا خوامخواہ ملانا کوئی ضروری امر ہے۔ لوگوں کا بار بار پیر کا سرکانا ناگوار معلوم ہوتا ہے۔ ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس کے متعلق حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

"کان احدنا یلزق منکبہ یمنک صاحبہ وقدمہ بقدمہ" (صحیح بخاري ص 100)

''یعنی صحابی کہتا ہے ہم اپنا کندھا اپنے ساتھی کے کندھے سے اور اپنا پیر اپنے ساتھی کے پیر سے ملایا کرتے تھے۔'' یہ طریق سنت ﷺ ہے۔

تشریح

ہاں ضروری امر ہے اس لئے کہ فصل میں درمیان میں شیطان آجاتا ہے۔ یہ خوامخواہ کے ڈھکوسلے وہی وسوسے لوگوں کے دلوں میں ڈالتا ہے۔ یہ امر ضروری نہیں کیا کرو گے۔ اس سے اس کا کام بنتا ہے۔ اس لئے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بحالت جماعت میں بیچ میں فصل نہ چھوڑو فرمایا۔

"اقیموا صفوفکم وتراصوا الحدیث" (رواہ البخاري مشکواة ص 9)8

اس پر صحابہ کرام رضوان اللہ عنہم اجمعین نے عمل کیا۔ جو مولانا نے نقل کیا ہے۔ اور ہرج کچھ بھی نہیں سمجھ کا پھیر ہے۔ اور حجت بازی ورنہ اکیلا نمازی بھی تو بعد سجدہ پاؤں کو باقاعدہ کرتا ہے۔ ویسا ہی جماعت میں کرسکتا ہے۔ اور اگر پہلے سے ہی برقرار رکھے تو بھی رکھ سکتا ہے۔ یہ اور بھی اچھا ہے وَاللَّهُ يَهْدِي مَن يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُّسْتَقِيمٍ ٢١٣

(ابو سعید شرف الدین دہلوی)

نماز میں پیروں کا ملانا

پرچہ اہل حدیث نمبر 6 میجریہ 21 جون 1935ء سے الزاق القدمین کا مضمون مولوی محمد کی جانب سے تخمیناً تین پرچوں میں شائع ہوا۔ متبع سنت کے لئے تو اس پر کسی قسم کے اقوال کی ضرورت نہیں۔ مگر ہمارے محترم فریق مقابل بقول امام رازی و ابن تیمیہ و ابن لقیم اگر آیات قرآنیہ اور احادیث اصح الکتاب بھی پیش کی جاویں۔ التفات نہ کریں گے حتی کے ان کے معتقد و مستند کو نہ پہنچے۔ اور یہ امر بدیہی ہے۔ آدمیوں کا ایک دوسرے کے ساتھ صفوں میں مل کر کھڑا ہونا یہ ایک ایسا مسئلہ ہے کہ میرے علم میں کسی ایک آدھ حنفی متقدم سے بھی اس کا خلاف ثابت نہیں۔ سب کے سب اس امر پر متفق ہیں۔ یہ کتب متداولہ فقہ و مشروعات فقہ شب و روز مزاولت کی جاتی ہیں کسی ایک میں اس کے بر عکس دکھانے کی کسی کو جرائت ہے۔ یہ مرض ایسا مرگ عام کی طرح پھیلا ہوا ہے۔ کہ جس میں جاہل تو ایک طرف رہے۔ علماء بھی بتلا ہیں۔ جیسے انسان اچھوتوں سے اپنے جسم کو محفوظ رکھتا ہے۔ اور علیحدہ سرک جاتا ہے۔ جہاں کسی انسان نے پیر لگایا جھٹ اچھل ہاتھ بھر دور جا پہنچے۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ خادم نبوی فرماتے ہیں ہم صحابہ کرام رضوان للہ عنہم اجمیعن آپس میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ اور قدم سے اپنا قدم ملا ملا کر کھڑے ہوتے تھے۔ آپ کے زمانہ میں جیسا کہ بخاری باب الزاق المنک میں ہے۔ مستخرج اسمٰعیلی میں اس حدیث میں اتنے الفاظ وارد ہیں۔ تتمہ کے طور سے چنانچہ فتح الباری ص 176 ج 2 میں ہے۔

لو فعلت ذلک باحد ہم الیوم لنفر کانہ بغل شموس

اگر آج میں یہ فعل ان کے ہمراہ کرتا ہوں۔ تو اس طرح بھاگتے ہیں جیسا کہ سرکش خچر۔ اپنے گریبان میں ہر کس منہ ڈال کر بتا سکتا ہے کہ یہ فعل کس درجہ مذموم ہوگا۔ حالانکہ امام محمد کتاب الآثار ص 21 باب اقامۃ الصفوف میں لکھتے ہیں۔

"ابراہیم نخعی فرماتے ہیں۔ صفیں اور شانہ برابر کرو۔ اور گچ کرو ایسا نہ وہ کہ شیطان بکری کے بچے کی طرح تمہارے درمیان داخل ہوجائے امام محمد کہتے ہیں ہم بھی اس کو لیتے ہیں۔ صف میں خلل چھوڑ دینا لائق نہیں حتیٰ کے ان کو درست نہ کرلیا جاوے۔ اور یہی ابو حنیفہ کا مذہب ہے۔

شمنی کراس نے شرح نقایہ میں نیز بحر الرائق ورق نمبر 262 عالم گیریہ مطبوعہ کلکتہ ص 122 در مختار مع الشانی ص 593 ہے۔

"ینبغی للما مومین ان یتراصواوان یسدوا لخلل فی الصفوف وان یسووامناکبھم وینبغیلالامام ان یامرہم بذالک وان یقف وسطھم وفی الفتاوي التاتار خانیہ واذا قاموافی الصفوف تراصواوسووابین مناکبھم"

یعنی مقتدیوں کو چاہیے کہ چونا گچ کریں۔ درزوں کو صفوف میں بند کردیں۔ اور شانوں کو ہموار رکھیں۔ بلکہ امام کو لائق ہے کہ انہیں اس امر کا حکم کرے۔ پھر بیچ میں کھڑا ہو۔ فتاویٰ تاتار خانیہ میں ہے کہ جب صفوں میں کھڑے ہوں تو گچ کریں۔ اور کندھے ہموار کرلیں۔ شامی ص 595 ج 1 میں ہے۔ کہ اگر آدمی دوسری صف میں ہے اور پہلی میں ایک آدمی کی جگہ ہے۔ تو چل کر پہلی میں اس خالی جگہ کو پر کردے۔ نماز میں کچھ خرابی نہیں آئے گی۔ "لانہ ماموربالمراصۃ قال علیہ السلام تراصواالصفوف ذکرہ عن الذخیرۃ شامی خلل" کا ترجمہ فرماتے ہیں۔ ہوالفراج بین الشیئین یعنی دو چیزوں میں جو فاصلہ اور شگاف ہوا اسے کہتے ہیں منتی الارب ص 504 ج 1 میں ہے۔ خلل محرکہ کشادگی میان دو چیز ہے۔ (اہل حدیث امر تسر 20 جمادی الثانی 1354 ہجری)

2۔ اس جگہ ہم قدرے رشحات صف کے آداب میں احادیث نبویہ سے تحریر میں لائے ہیں۔ جس سے مسنونیت گچ۔ اور صفوں کے نزدیک اور برابر کرنے کی بھی تکمیل ہوجاوے۔ فاضل شارح تین امر میں قلم فرسائی کا ارادہ کرتے ہوئے ہر سہ ادعائوں کو مدلل باحدیث نبویہ فرماتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ففی صحیح ابن خزیمۃ عن البراء کان علیہ الصلوۃ والسلام یاتی فاحیۃ الصف فسوي بین صدور القوم ومناکبھم ویقول لا تجتلفوا فتختلف قلوبکم ان اللہ وملئکتہ یصلون علی الصف الاول"

براء بن عازب سے صحیح ابن خزیمہ میں ہے۔ آپ صف کے کناروں سے آتے اورلوگوں کے سینہ اوسر کندھوں کو ہموار کرتے اور فرماتے کہ آگے پیچھے نہ ہوایسا نہ ہوکہ اللہ تمہارے دلوں میں اختلاف ڈال دیوے۔ یہ شق ثالث کی دلیل بیان کی۔

"وروہ الطبرانی حدیي علی علیہ الصلوۃ والسلام قال الا تصفون کما تصف الملائکۃ عند ربھا قال اتموا الصفوف الاول وترصون فی الصف وفی روایۃ للبخاري فکان احدنا یلزق منکبہ بمنکب صاحبہ وقدمہ بقدمہ"

''طبرانی میں علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ مرفوعا آپ نے فرمایا تم ملائکہ جیسی صف کیوں نہیں بناتے۔ جس طرح وہ اپنے پروردیگار کے حضور میں بناتے ہیں۔ صحابہ رضوان للہ عنہم اجمیعن نے دریافت کیا۔ وہ کس طرح توفرمایا وہ اول صف کو پورا کرتے ہیں وہ صف کو گچ کرتے ہیں۔'' اس گچ کی توضیح کےلئے فاضل شرح بخاری کی روایت بیان کرتے ہیں۔ کہ بخاری میں ہے کہ ایک ہمارا کندھے کو اپنے ساتھی کے کندھے سے اور پیر کو اس کے پیر کے ساتھ ملاتا تھا۔ یہ نمبر اول اورثانی کی دلیل ہے۔ اور فرمایا!

"وروي ابوداود والامام احمد عن ابن عمر انہ علیہ الصلوۃ والسلام قال اقیموا صفوفکم وحاذوا بین المناکب وسدوا الخلل ولینوا بایدي اخوانکم لاتزروا فرجات الشیطان من وصلصفا وصلہ اللہ ومن قطع سفا قطعہ اللہ وروي ابزار باسناد حسن عنہ علیہ الصلوۃ والسلام من سد افرجۃ فی الصف غفر اللہ لہ وفی ابی داود عنہ علیہ الصلوۃ والسلام قال خیارکم الینکم مناکب فی الصلوۃ"

''ابوداؤد وامام احمد میں ابن عمر سے مرفوعا ہے آپ نے فرمایا صفیں قائم کرو اور کندھوں کو برابر کروار جو سوراخ دوک ے درمیان ہوا سے بند کرو اوراپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی اختیار کرو اور شیطان کےلئے سوراخ کی جگہ نہ چھوڑو۔ جس نے صف کو ملایا خدا اس کو بھی ملادے گا۔ اور جو صف کو قطع کرے گا۔ خدا اس کو بھی قطع کرے گا۔ بزار میں حسن مسند سے ہے کہ جس نے صف ک دراز کو بند کیا خدا اس کو بخشے ابوداؤد میں ہے۔ کہ نماز میں کندھوں کو ملائے آپس میں رکھے'' منتی الارب ص 411 ج 1 میں ہے۔ "فرجۃ بالضم رخنہ وشگاف من فرجۃ الحائط" یہ تینوں کی تایئد میں بیان کی۔ مولانا اشرف علی تھانوی۔ بہشتی گوہر تتمہ حصہ دوم کے ص 1659 میں تحریر فرماتے ہیں۔ ''صف میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑا ہونا چاہیے درمیان میں خالی جگہ نہ رہنا چاہیے۔''

مولانا شیخ عبد الحق دہلوی۔ شرح مشکواۃ فارسی باب تسویہ الصف میں فرماتے ہیں۔ مراد بتسویہ صف آنست کہ متصل بادستند، ورمیان فرجہ نگدارند وپس پش نہ ایستند وہموار بایستند (4 اکتوبر 1935ء) میرے علم توکسی ایک آدھ حنفی المذہب کے متقدمین سے اس کے خلات ثابت نہیں۔ بڑے بڑے محقق فقیہو ارباب الترجیح نے اس امر کو بالکل واضح کردیا۔ نہ معلوم کے عمل میں کیوں قاصر اہل مذہب پائے جاتے ہیں۔ کیا مولانا اشرف علی کا فرمان واضح نہیں کہ مل کر کھڑے ہونا چاہیے درمیان میں جگہ نہ رہنا چاہیے۔ اس سے بھی کوئی واضح لفظوں کی ضرورت ہوسکتی ہے۔ اگر ہمارے علماء احناف ان نصوص فقیہ پر بذات خود عمل کر کے ان عوام کو دکھادیں۔ توامید ہے۔ کہ یہ نفرت ان ک دلوں سے بالکلیہ طور سے زائل ہوجاوے۔ اس وقت توکیا علماء کیا جہلا مسجدوں میں نماز کے وقت جا کر دیکھئے کہ صف کی کیسی مٹی پلید کی جاتی ہے۔ کسی نے سچ کہا ہے۔ مسلمانی در گوریا در کتاب کیا کوئی فرد یہ کہ سکتا ہے کہ اس مسئلے میں ان بے چاروے فقہاء کا کچھ قصور ہے۔ حاشا ولا کلا۔ بلکہ یہ خلف نا اہل کے کرشمہ کا منظر ہے جو نمازوں کو برباد کراتے ہیں۔ اوراپنی بھی کرتے ہیں۔ ۔ اقامۃ الصفوف کو تمام صلواۃ فرمایا ہے۔ رصوا بصیغہ امر ارشاد ہے۔ اس کی بڑی شدومد سے وعید شارع علیہ الصلواۃ والسلام سے وارد ہے۔ ہر فرد مدعی علم متبع امام ابی حنفیہ سے ھ ملتمس ہوں کہ آپ حضرت بیک زبان یہ فرمایئں کہ یہ ہماری کتابوں میں غلط لکھ دیا گیا ہے۔ اور صحیح وہی ہے کہ جس پر ہمارا عمل در آمد ہے۔ اوراس کی صحت پر فلا لفلاں کتاب کی فلاں فلاں عبارت فلاں فلاں فقیہ وامام کی نص موجود ہے۔ عدم ترصیص میں والا خود بھی عامل ہوں۔ اورلوگوں کو بھی عمل کی تعلیم دیں۔ بے چارے جاہل تو اچھوت سے زیادہ علیحدہ کھڑے ہونے کو پسند کرتے اور مل کر کھڑے ہونے سے نفرت بلکہ لڑنے مرنے پر مستعد ہوجاتے ہیں۔ خاص بمبئی میں ایک مولوی صاحب کو صرف اسی جرم پر کہ انہوں نے مل کر کھڑے ہونے کو فرمایا تھا۔ ضرب شدید سے بعد نماز مرمت کی کہ انہیں چارو ناچار ارادہ حج فسخ کر کے وطن سدھارنا پڑا اور وہیں اس صدمے سے دارالبقا کا سفر کرنا پڑا۔ مولانا ہی حنفی مذہب کے آدمی تھے دوست تک دشمن ہوگئے۔ یہ فرمایئے خون کا زمہ دار کون یہی حضرات علماء۔ ۔ ۔ واللہ علی ما نقول وکیل ھو حسبی ونعم الوکیل (ابو عبد الکبیر محمد عبد الجلیل السامرودی)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ ثنائیہ امرتسری]

جلد01ص469

محدث فتویٰ